ختم نبوت

کورس

سبق نمبر:16

رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر دس

احادیث مبارکہ

مرتب: مولانا سعد کامران

سبق نمبر ۱۶

رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر دس احادیث مبارکہ

سیدنا عیسیٰؑ کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا اور پھر ان کا قرب قیامت آسمان سے زمین کی طرف نازل ہونا قرآن مجید اور 100 سے زائد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

اس سبق میں ہم رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے متعلق چند احادیث مبارکہ کا جائزہ لیتے ہیں۔

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تمھارا اس وقت کیا حال ہو گا جب (عیسیٰ) ابن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہو گے) اور تمھارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔“

(بخاری حدیث نمبر 3449، باب نزول عیسی بن مریمؑ)

حدیث نمبر 2:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَؓ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ""وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ

وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

(سورۃ النساء آیت 159)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ (عیسیٰ) ابن مریمؑ تمھارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ «دنیاومافیہا» سے بڑھ کر ہو گا۔ پھر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو «وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا» ”اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہو گا جو عیسیٰ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔“

(بخاری حدیث نمبر 3448، باب نزول عیسی بن مریمؑ)

حدیث نمبر 3:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ""لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک (عیسی) ابن مریم کا نزول ایک عادل حکمران کی حیثیت سے تم میں نہ ہو جائے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سوروں کو قتل کر دیں گے اور جزیہ قبول

نہیں کریں گے۔ (اس دور میں) مال و دولت کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی قبول نہیں کرے گا۔"

(بخاری حدیث نمبر 2476، باب کسر الصلیب وقتل الخنزیر)

حدیث نمبر 4:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنْ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتْ الرُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمْ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللَّهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ۔

"حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ رومی (عیسائی) اعماق (شام میں حلب اور انطاکیہ کے درمیان ایک پر فضا علاقہ جو دابق شہر سے متّصل واقع ہے) یا دابق میں اتریں گے۔ ان کے ساتھ مقابلے کے لیے (دمشق) شہر سے (یا مدینہ سے) اس وقت روئے زمین کے بہترین لوگوں کا ایک

لشکر روانہ ہو گا جب وہ (دشمن کے سامنے) صف آراء ہوں گے تو رومی (عیسائی) کہیں گے تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنھوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا ہوا ہے ہم ان سے لڑیں گے تو مسلمان کہیں گے۔ اللہ کی قسم! نہیں ہم تمھارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔ چنانچہ وہ ان (عیسائیوں) سے جنگ کریں گے۔ ان (مسلمانوں) میں سے ایک تہائی شکست تسلیم کرلیں گے اللہ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا اور ایک تہائی قتل کر دیے جائیں گے۔ وہ اللہ کے نزدیک افضل ترین شہداء ہوں گے اور ایک تہائی فتح حاصل کریں گے۔ وہ کبھی فتنے میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ (ہمیشہ ثابت قدم رہیں گے) اور قسطنطنیہ کو (دوبارہ) فتح کریں گے۔ (پھر) جب وہ غنیمتیں تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنے ہتھیار انھوں نے زیتون کے درختوں سے لٹکائے ہوئے ہوں گے تو شیطان ان کے درمیان چیخ کر اعلان کرے گا۔ مسیح (دجال) تمھارے پیچھے تمھارے گھر والوں تک پہنچ چکا ہے وہ نکل پڑیں گے مگر یہ جھوٹ ہو گا۔ جب وہ شام (دمشق) پہنچیں گے۔ تو وہ نمودار ہو جائے گا۔ اس دوران میں جب وہ جنگ کے لیے تیاری کر رہے ہوں گے۔ صفیں سیدھی کر رہے ہوں گے تو نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی اس وقت حضرت عیسیٰ بن مریمؑ اتریں گے تو ان کا رخ کریں گے پھر جب اللہ کا دشمن (دجال) ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے اگر وہ (حضرت عیسیٰؑ) اسے چھوڑ بھی دیں تو وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان (حضرت عیسیٰؑ) کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور لوگوں کو ان کے ہتھیار پر اس کا خون دکھائے گا۔"

(مسلم حدیث نمبر 7278، کتاب الفتن)

حدیث نمبر 5:

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ

فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ

بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمْ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنْ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنْ الْإِبِلِ

لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنْ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنْ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنْ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنْ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنْ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ.

حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا ۔آپ نے اس (کے ذکر کے دوران) میں کبھی آواز دھیمی کی کبھی اونچی کی۔یہاں تک کہ ہمیں ایسے لگا جیسے وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔جب شام کو ہم آپ کے پاس (دوبارہ) آئے تو آپ نے ہم میں اس (شدید تاثر) کو بھانپ لیا۔آپ نے ہم سے پوچھا "تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟" ہم نے عرض کی اللہ کے کے رسول اللہ ﷺ !صبح کے وقت آپ نے دجال کا ذکر فرمایا تو آپ کی آواز میں (ایسا) اتار چڑھاؤ تھا کہ ہم نے سمجھا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " مجھے تم لوگوں (حاضرین) پر دجال کے علاوہ دیگر (جہنم کی طرف بلانے والوں) کا زیادہ خوف ہے اگر وہ نکلتا ہے اور میں تمھارے درمیان موجود ہوں تو تمھاری طرف سے اس کے خلاف (اس کی تکذیب کے لیے) دلائل دینے والا میں ہوں گا اور اگر وہ نکلا اور میں موجود نہ ہوا تو ہر آدمی اپنی طرف سے حجت قائم کرنے والا خود ہو گا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ (خود نگہبان) ہو گا۔وہ گچھے دار بالوں والا ایک جوان شخص ہے اس کی ایک آنکھ بے نور ہے۔میں ایک طرح سے اس کو عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں تم میں سے جو اسے پائے تو اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ عراق اور شام کے درمیان ایک رستے سے نکل کر آئے گا۔وہ دائیں طرف بھی تباہی مچانے والا ہو گا اور بائیں طرف بھی۔اے اللہ کے بندو!تم ثابت قدم رہنا۔" ہم

نے عرض۔ اللہ کے رسول اللہ ﷺ !زمین میں اس کی سرعت رفتار کیا ہوگی ؟آپ نے فرمایا:"
بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہو۔ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا انھیں دعوت دے گا وہ اس پر
ایمان لائیں گے اور اس کی باتیں مانیں گے ۔ تو وہ آسمان (کے بادل) کو حکم دے گا۔ وہ بارش
برسائے گا اور وہ زمین کو حکم دے گا تو وہ فصلیں اگائے گی۔ شام کے اوقات میں ان کے جانور (
چراگاہوں سے)واپس آئیں گے توان کے کوہان سب سے زیادہ اونچے اور تھن انتہائی زیادہ بھرے
ہوئے اور کوکھیں پھیلی ہوئی ہوں گی۔ پھر ایک (اور)قوم کے پاس آئے گا اور انھیں (بھی) دعوت
دے گا۔ وہ اس کی بات ٹھکرادیں گے ۔ وہ انھیں چھوڑ کر چلا جائے گا تو وہ قحط کا شکار ہو جائیں گے ۔
ان کے مال مویشی میں سے کوئی چیز ان کے ہاتھ میں نہیں ہوگی ۔ وہ (دجال)بنجر زمین میں سے
گزرے گا تو اس سے کہے گا اپنے خزانے نکال تو اس (بنجر زمین) کے خزانے اس طرح (نکل کر)
اس کے پیچھے لگ جائیں گے ۔ جس طرح شہد کی مکھیوں کی رانیاں ہیں پھر وہ ایک بھر پور جوان کو
بلائے گا اور اسے تلوار ۔ مار کر (یکبارگی) دو حصوں میں تقسیم کر دے گا جیسے نشانہ بنایا جانے والا
ہدف (یکدم ٹکڑے ہو گیا) ہو۔ پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر دیکھتے ہوئے چہرے کے ساتھ
ہنستا ہوا آئے گا۔ وہ (دجال)اسی عالم میں ہو گا جب اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم ؑ کو معبوث فرمادے گا۔ وہ
دمشق کے حصے میں ایک سفید مینار کے قریب دو کیسری کپڑوں میں دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ
رکھے ہوئے اتریں گے ۔ جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے گریں گے ۔ اور سر اٹھائیں گے تو اس
سے چمکتے موتیوں کی طرح پانی کی بوندیں گریں گی۔ کسی کافر کے لیے جو آپ کی سانس کی خوشبو پائے گا
مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہو گا ۔ اس کی سانس (کی خوشبو) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی
نظر جائے گی۔ آپ ؑ اسے ڈھونڈیں گے تو اسے لُد (Lyudia) کے دروازے پر پائیں گے اور اسے
قتل کر دیں گے ۔ پھر عیسیٰ بن مریم ؑ کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنھیں اللہ نے اس (دجال کے دام

میں آنے) سے محفوظ رکھا ہوگا تو وہ اپنے ہاتھ ان کے چہروں پر پھیریں گے ۔ اور انھیں جنت میں ان کے درجات کی خبر دیں گے ۔ وہ اسی عالم میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ کی طرف وحی فرمائے گا میں نے اپنے (پیدا کیے ہوئے) بندوں کو باہر نکال دیا ہے ان سے جنگ کرنے کی طاقت کسی میں نہیں ۔ آپ میری بندگی کرنے والوں کو اکٹھا کر کے طور کی طرف لے جائیں اور اللہ یاجوج ماجوج کو بھیج دے گا ، وہ ہر اونچی جگہ سے اڈتے ہوئے آئیں گے ۔ ان کے پہلے لوگ (میٹھے پانی کی بہت بڑی جھیل) بحیرہ طبریہ سے گزریں گے اور اس میں جو (پانی) ہوگا اسے پی جائیں گے پھر آخری لوگ گزریں گے تو کہیں گے ۔ "کبھی اس (بحیرہ) میں (بھی) پانی ہوگا ۔ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی محصور ہو کر رہ جائیں گے ۔ حتیٰ کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے بیل کا سر اس سے بہتر (قیمتی) ہوگا جتنے آج تمھارے لیے سو دینار ہیں ۔ اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی گڑگڑا کر دعائیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان (یاجوج ماجوج) پر ان کی گردنوں میں کیڑوں کا عذاب نازل کر دے گا تو وہ ایک انسان کے مرنے کی طرح (یکبارگی) اس کا شکار ہو جائیں گے ۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی اتر کر (میدانی) زمین پر آئیں گے تو انھیں زمین میں بالشت بھر بھی جگہ نہیں ملے گی ۔ جو ان کی گندگی اور بدبو سے بھری ہوئی نہ ہو ۔ اس پر حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی اللہ کے سامنے گڑگڑائیں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کے جیسی لمبی گردنوں کی طرح (کی گردنوں والے) پرندے بھیجے گا جو انھیں اٹھائیں گے اور جہاں اللہ چاہے گا جا پھینکیں گے ۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجے گا جس سے کوئی گھر اینٹوں کا ہو یا اون کا (خیمہ) اوٹ مہیا نہیں کر سکے گا ۔ وہ زمین کو دھو کر شیشے کی طرح (صاف) کر چھوڑے گی ۔ پھر زمین سے کہا جائے گا ۔ اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکت لوٹا لاؤ تو اس وقت ایک انار کو پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں (اتنی) برکت ڈالی جائے گی کہ اونٹنی کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کو کافی ہو گا

اور گائے کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کے قبیلے کو کافی ہوگا اور بکری کا ایک دفعہ کا دودھ قبیلے کی ایک شاخ کو کافی ہوگا۔ وہ اسی عالم میں رہ رہے ہوں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ہوا بھیجے گا وہ لوگوں کو ان کی بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی۔ اور ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور بد ترین لوگ باقی رہ جائیں گے وہ وہ گدھوں کی طرح (بر سر عام) آپس میں اختلاط کریں گے تو انھی پر قیامت قائم ہوگی۔"

(مسلم حدیث نمبر 7373، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال)

حدیث نمبر 6:

"وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَنْزِلُ اَخِيْ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ "

"ابن عباس ؓ ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس اس وقت میرے بھائی عیسی بن مریم ؑ آسمان سے نازل ہوں گے۔"

(کنزالعمال حدیث نمبر 39726، باب نزول عیسیٰ ؑ)

اس روایت میں سیدنا عیسیٰ ؑ کے آسمان سے نازل ہونے کی کس قدر صراحت موجود ہے۔ اس حدیث کو مرزا صاحب کے تسلیم کردہ دسویں صدی کے مجدد علی بن حسام المتقی ہندی نے اپنی کتاب کنزالعمال میں نقل کیا ہے۔

اس کے علاوہ خود مرزا صاحب نے بھی اس حدیث کو تسلیم کیا ہے۔

(حمامۃ البشری صفحہ 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 314)

حدیث نمبر 7:

"عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ

اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَ یُوْلَدُ لَہٗ وَ یَمْکُثُ خَمْسًا وَّ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِی قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فِی قِبْرٍ وَاحِدٍ بَیْنَ اَبِی بَکْرٍ وَ عُمَرَ".

"عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آیئندہ زمانہ میں عیسیٰؑ زمین پر اتریں گے۔ وہ نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی اور وہ 45 سال زمین پر رہیں گے۔ پھر ان کو موت آئے گی اور میرے قریب دفن ہوں گے۔ قیامت کے دن میں عیسیٰ بن مریمؑ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان قبر سے اٹھوں گا۔"

(مشکوۃ حدیث نمبر 5271، باب نزول عیسیٰؑ)

اس حدیث کو مرقات میں ملا علی قاریؒ نے نقل کیا ہے۔ اور ملا علی قاریؒ کو مرزا صاحب نے "عسل مصفی" میں مجدد تسلیم کیا ہے۔ اس کے علاوہ خود مرزا صاحب نے اس حدیث کے مفہوم کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اس حدیث کے معنی ظاہر پر ہی عمل کریں تو ممکن ہے کوئی مثیل مسیح ایسا بھی آجائے جو آنحضرت ﷺ کے روضہ کے پاس مدفون ہو۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 470 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 352)

حدیث نمبر 8:

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَنْ تَھلِکَ اُمَّۃٌ اَنَا فِی اَوَّلِھا وَ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فِی آخِرِھا وَ الْمَھدِیُّ فِی وَسْطِھا"

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" وہ امت کبھی ہلاک نہیں ہوگی جس کے اول میں میں ہوں اور آخر میں عیسی بن مریمؑ اور درمیان میں مہدی علیہ الرضوان ہوں گے۔"

(کنزالعمال حدیث نمبر 38671، باب خروج المہدی)

اس حدیث کو امام جلال الدین سیوطیؒ نے اور علامہ علاء الدین بن حسام الدین نے روایت کیا ہے۔ اور ان دونوں کو مرزا صاحب نے "عسل مصفی" میں مجدد تسلیم کیا ہے۔

حدیث نمبر 9:

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اِمْرَاۃً مِنَ الْیَھُوْدِ بِالْمَدِیْنَۃِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَۃً عَیْنُہُ طَالِعَۃٌ نَابُہُ فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یَّکُوْنَ الدَّجَالَ فَوَجَدَہُ تَحْتَ قَطِیْفَۃٍ یُھمْھِمُ فَاٰذَنَتْہُ اُمُّہُ فَقَالَتْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ھٰذَا اَبُوْ الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِیْفَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا لَھا قَاتَلَھا اللّٰہُ لَوْ تَرَکَتْہُ لَبَیَّنَ فَذَکَرَ مِثْلَ مَعْنَی حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِئْذَنْ لِی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَاَقْتُلُہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنْ یَکُنْ ھوَ فَلَسْتَ صَاحِبَہُ اِنَّمَا صَاحِبُہُ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَ اِلَّا یَکُنْ ھوَ فَلَیْسَ لک اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِنْ اَھلِ الْعَھدِ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مُشْفِقًا اَنَّہُ ھوَ الدَّجَّالُ۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک یہودی عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا جس کی ایک آنکھ کانی تھی۔ اور اس کی داڑھیں اگی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کو خطرہ پیدا ہوا کہ یہی دجال ہے۔ آپ ﷺ نے اسے ایک کمبل کے نیچے گنگناتا ہوا پایا۔ اس کی ماں نے آپ ﷺ کی آمد کی اطلاع اسے دے دی۔ وہ کہنے لگی اے اللہ کے بندے یہ ابو القاسم ﷺ ہیں۔ تو وہ کمبل سے نکل پڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اسے غارت کردے۔ اس کو کیا ہوا۔ اگر یہ اس کو اسی

حالت میں چھوڑ دیتی تو یہ بیان کر دیتا۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجیے کہ میں اسے قتل کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ دجال ہی ہے تو تم اس کے قاتل نہیں بلکہ اس کے قاتل عیسی بن مریمؑ ہیں۔ تم اس کو قتل نہیں کر سکتے۔ اس کو عیسی بن مریمؑ ہی قتل کریں گے۔ اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو تمہیں مناسب نہیں ہے کہ ذمیوں میں سے کسی کو قتل کو کرو۔ تم اس آدمی کو قتل کرنے کے مجاز نہیں ہو جو معاہدہ میں داخل ہے۔ پھر آپ ﷺ اس سے خطرہ فرماتے رہے کہیں وہ دجال نہ ہو۔

(مشکوۃ حدیث نمبر 5267، باب قصہ ابن صیاد)

حدیث نمبر 10:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ، وَمُوسَى، وَعِيسَى فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ، فَبَدَءُوا بِإِبْرَاهِيمَ فَسَأَلُوهُ عَنْهَا، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، ثُمَّ سَأَلُوا مُوسَى، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، فَرُدَّ الْحَدِيثُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَقَالَ: قَدْ عُهِدَ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجْبَتِهَا، فَأَمَّا وَجْبَتُهَا فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ، فَذَكَرَ خُرُوجَ الدَّجَّالِ، قَالَ: فَأَنْزِلُ فَأَقْتُلُهُ، فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلَادِهِمْ فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَلَا يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ، وَلَا بِشَيْءٍ إِلَّا أَفْسَدُوهُ، فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ، فَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يُمِيتَهُمْ فَتَنْتُنُ الْأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ، فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ، فَأَدْعُو اللَّهَ، فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ فَيَحْمِلُهُمْ فَيُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ، وَتُمَدُّ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ، فَعُهِدَ إِلَيَّ مَتَى كَانَ ذَلِكَ كَانَتِ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ، كَالْحَامِلِ الَّتِي

لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَى تَفْجَؤُهُمْ بِوِلَادَتِهَا ، قَالَ الْعَوَّامُ: وَوُجِدَ تَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ. (سورة الأنبياء آية 96)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ "اسراء (معراج) کی رات رسول اللہ ﷺ نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰؑ سے ملاقات کی، تو سب نے آپس میں قیامت کا ذکر کیا، پھر سب نے پہلے ابراہیمؑ سے قیامت کے متعلق پوچھا، لیکن انہیں قیامت کے متعلق کچھ علم نہ تھا، پھر سب نے موسیٰؑ سے پوچھا، تو انہیں بھی قیامت کے متعلق کچھ علم نہ تھا، پھر سب نے عیسیٰ بن مریمؑ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: قیامت کے آدھمکنے سے کچھ پہلے (دنیا میں جانے کا) مجھ سے وعدہ لیا گیا ہے، لیکن قیامت کے آنے کا صحیح علم صرف اللہ ہی کو ہے (کہ وہ کب قائم ہوگی)، پھر عیسیٰؑ نے دجال کے ظہور کا تذکرہ کیا، اور فرمایا: میں (زمین پر) اتر کر اسے قتل کروں گا، پھر لوگ اپنے اپنے شہروں (ملکوں) کو لوٹ جائیں گے، اتنے میں یاجوج وماجوج ان کے سامنے آئیں گے، اور ہر بلندی سے وہ چڑھ دوڑیں گے، وہ جس پانی سے گزریں گے اسے پی جائیں گے، اور جس چیز کے پاس سے گزریں گے، اسے تباہ و برباد کر دیں گے، پھر لوگ اللہ سے دعا کرنے کی درخواست کریں گے، میں اللہ سے دعا کروں گا کہ انہیں مار ڈالے (چنانچہ وہ سب مر جائیں گے) ان کی لاشوں کی بو سے تمام زمین بدبودار ہو جائے گی، لوگ پھر مجھ سے دعا کے لیے کہیں گے تو میں پھر اللہ سے دعا کروں گا، تو اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جو ان کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں بہا لے جائے گی، اس کے بعد پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے، اور زمین چمڑے کی طرح کھینچ کر دراز کر دی جائے گی، پھر مجھے بتایا گیا ہے کہ جب یہ باتیں ظاہر ہوں تو قیامت لوگوں سے ایسی قریب ہوگی جس طرح حاملہ عورت کے حمل کا زمانہ پورا ہو گیا ہو، اور وہ اس انتظار میں ہو کہ کب ولادت کا وقت آئے گا، اور اس کا صحیح وقت کسی کو معلوم نہ

ہو۔ عوام (عوام بن حوشب) کہتے ہیں کہ اس واقعہ کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے: « حَتّٰٓى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ » (سورۃ الأنبیاء:96)

"یہاں تک کہ جب یاجوج وماجوج کھول دیئے جائیں گے، تو پھر وہ ہر ایک ٹیلے پر سے چڑھ دوڑیں گے"۔

(ابن ماجہ حدیث نمبر 4081، ابواب الفتن، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسی ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج)

"خلاصہ کلام"

معزز قارئین! سیدنا عیسیٰؑ کے نزول پر یوں تو 100 سے زائد احادیث مبارکہ موجود ہیں لیکن ہم نے 10 احادیث مبارکہ کو پیش کیا ہے۔ ان احادیث مبارکہ سے سیدنا عیسیٰؑ کا آسمان سے زمین پر نازل ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور نزول کے لئے حیات یعنی سیدنا عیسیٰؑ کا زندہ ہونا لازم وملزوم ہے۔

اگر سیدنا عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں تو وہ نازل کیسے ہو سکتے ہیں؟؟

سیدنا عیسیٰؑ کا آسمان سے زمین پر نازل ہونا ہی سیدنا عیسیٰؑ کے زندہ ہونے کی دلیل ہے۔

ان 10 احادیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے وضاحت کے ساتھ سیدنا عیسیٰؑ کے آسمان سے زمین پر نزول کے بارے میں بتایا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا اور وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔